امریکی نومسلم پروفیسر اے۔ ایچ۔ پی ہیوٹ

اسلام ہی ترقی یافتہ دنیا کا ساتھ دے سکتا ہے!

عیسائیت کو میں نے چھوڑا ہے اور اسلام کو اختیار کیا ہے۔ مجھے یہ بات تسلیم ہے کہ مسیحیت میں بھی حق و صداقت اور مفید اصول موجود ہیں۔ اور اگر مذہب سے وہ تمام بدعتیں دور کر دی جائیں جو پادریوں نے پیدا کر دی ہیں تو یہ مذہب بھی انسان کے لئے مفید بن سکتا ہے لیکن ان بدعتوں نے اس کی اصل صورت کو بگاڑ دیا ہے اور بالکل بے جان کر دیا ہے۔

اس کے برخلاف اسلام اسی شکل میں ہے جس میں یہ جلوہ گر ہوا تھا اور چونکہ میں ایسے مذہب کا متلاشی تھا جو آمیزش سے پاک ہو اس لئے میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ کسی کلیسا میں چلے جائیے وہاں نقش و نگار اور مورتیوں کے سوا آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔

اس کے علاوہ پادریوں کے زرق برق لباس پر نظر ڈالئے پھر ان راہبوں، ننوں کے ہجوم کو دیکھئے تو ان کا روحانیت سے دور کا تعلق بھی دکھائی نہیں دیتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی عبادت گاہ میں نہیں بلکہ ایسے بت خانے میں ہیں جو صرف بتوں کی پوجا کیلئے بنایا گیا ہے۔

اس کے بعد مسجد پر نظر ڈالئے، وہاں نہ آپ کو کوئی مورت دکھائی دیگی اور نہ تصویر۔ پھر نمازیوں کی صفوں پر نظر ڈالئے، ہزاروں چھوٹے بڑے انسان شانہ ملائے کھڑے نظر آئیں گے۔ امام کو دیکھئے تو اس کا لباس بھی سادہ ہوگا۔ سچ تو یہ ہے، نماز میں رکوع و سجود کا منظر اس قدر جاذب قلب ہوتا ہے کہ کوئی انسان بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مسجد کی پوری فضا اور اس کی تمام چیزیں روحانیت کی جانب انسان کی رہنمائی کرتی ہیں۔ نہ یہاں تصنع ہے نہ بناوٹ قسم کی کوئی چیز۔ اس کے خلاف کلیسا کی تمام چیزوں میں مادی دنیا کا مظاہرہ بہت زیادہ ہے۔ ممکن ہے بعض لوگ یہ کہیں کہ پروٹسٹنٹ مذہب تو ان عیوب سے پاک ہے۔ اس نے تو ان گرجوں سے بت اور تصویریں نکال پھینکی ہیں، تم نے اسلام کے بجائے اسے کیوں نہیں قبول کیا؟

بلاشبہ پروٹسٹنٹ مذہب حقیقی مسیحیت سے قریب تر ہے۔ باوجود اس اعتراف کے کہ مسیح علیہ السلام جلیل القدر پیغمبر تھے، میں ہرگز ان کی الوہیت کا قائل نہیں جو میری ہی طرح گوشت پوست رکھتے تھے۔ میرا یہ کوئی

نیا عقیدہ نہیں بلکہ ابتدا ہی سے اس کا اظہار کرتا رہا ہوں۔ اسلام نہ صرف مسیح ہی کا پورا احترام سکھاتا ہے بلکہ دنیا کے تمام مذاہب اور بانیانِ مذاہب کے احترام کی دعوت دیتا ہے۔ میں عرصہ دراز سے اسلام کی طرف رجوع تھا، لیکن میرا ایمان اتنا قوی نہ تھا کہ میں بے دھڑک اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرسکتا۔

یہ تذبذب کسی انسان یا سوسائٹی کے خوف کی بنا پر نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں پوری طرح اسلام کی خوبیوں اور خصوصیتوں سے واقف نہیں تھا۔ میں اسلام کے بارے میں اسلام کی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا اور میری آنکھیں کھلتی گئیں اور مجھے صاف طور پر اس دینِ متین کی خوبیاں اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بنی نوع انسان پر احسان معلوم ہوگیا اور آخر میں نے اس دینِ فطرت کو اپنا مذہب بنالیا۔ اسلام میں توحید پرستی جیسی میں نے پائی ہے وہ کسی دوسرے مذہب میں موجود نہیں ہے۔ اور اسلام کی اسی توحید پرستی نے مجھے سب سے پہلے اس مذہب کی جانب مائل کیا۔

اسلام میں سب سے بڑی خوبی جو میں نے پائی ہے وہ یہ ہے کہ یہ صرف روحانی ترقی ہی کا نہیں بلکہ دنیا کی ترقی میں بھی بہت بڑا ممد و معاون ہے۔ یہ انسان کو گوشہ نشینی اور راہبانہ زندگی گزارنے کی تعلیم نہیں دیتا، بلکہ کارگاہِ حیات میں بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ دینی معاملات میں ہی انسان کی راہنمائی نہیں کرتا بلکہ دنیا کے ہر معاملہ میں انسان کو راہ بتاتا ہے اور قدم قدم پر بنی نوع انسان کو روشنی دکھاتا ہے۔

اسلام نے دنیا کو عاقبت کی کھیتی قرار دیا ہے اور اسے حق قرار دیا ہے کہ وہ دینی فرائض سے بھی غافل نہ ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ موجودہ سائنسی دور میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ترقی یافتہ دنیا کا ساتھ دے سکتا ہے۔ اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تنگ نظری و تعصب کا شدید مخالف ہے۔ وہ صرف اپنے ہم مذہبوں ہی کے ساتھ مروت یا محبت کی ہدایت نہیں کرتا بلکہ وہ کل بنی نوع انسان کے ساتھ خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت کے ساتھ تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں، ہمدردی و مساوات کا حکم دیتا ہے۔ وہ تفریق کا نہیں، اتحادِ انسانی کا قائل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس مذہب نے پہلی مرتبہ انسان کو انسانیت کا سبق پڑھایا۔

میں گزشتہ پانچ سال سے مذہب اسلام کا پیرو ہوں جس چیز نے میرے ایمان کو تقویت دی، وہ اسلام کے بلند اور پاک اصول ہیں، اس کی عالمگیر اخوت ہے، اس کی بے نظیر مساوات ہے اور اس کا علم و عرفان ہے جس نے میرے دل و دماغ میں ایک نئی روشنی پیدا کردی ہے۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو سراپا علم و عمل ہے۔ بلکہ میں یوں کہوں گا کہ اسلام ایک ایجابی دین ہے۔ کوئی اگر صحیح معنوں میں عیسائی بننا چاہے تو اسے دنیا سے کنارہ کشی کرکے گوشہ نشینی اختیار کرنا ہوگی، لیکن اسلام میں رہ کر دنیا کی تمام نعمتوں اور مسرتوں سے مستفید اور مستفیض ہوسکتا ہے۔ (بقیہ بر صفحہ ۶)